احادیث شرب بول مبارک نبوی

جزء

في

احادیث شرب البول النبوی

: تالیف :

شیخ الحدیث والتفسیر علامہ مولانا مفتی محمد اشرف القادری

مکتبۂ قادریہ عالمیہ نیک آباد گجرات
(پاکستان)

ابتدائیہ

بِسْمِ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ اَكْبَرُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ. وَاَزْكَى الصَّلٰوةِ وَالسَّلَامِ عَلٰى سَيِّدِنَا وَسَيِّدِ الْاَنَامِ رَسُوْلِهِ الْحَبِيْبِ الْكَرِيْمِ الْعَظِيْمِ. لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَاعَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ. فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ، عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ. وَعَلٰى آلِهِ الطَّيِّبِيْنَ، وَاَصْحَابِهِ الطَّاهِرِيْنَ، وَمَنْ تَبِعَهُمْ بِاِحْسَانٍ اِلٰى يَوْمٍ عَظِيْمٍ.

اَمَّا بَعْدُ! یہ ''جُزء'' بندۂ گنہ گار کی طرف سے اربابِ محبت کی خدمت میں ایک خوبصورت تحفہ ہے۔ صحابۂ کرام کی طرف سے والہانہ تعظیم و محبّت نبوی کے اِظہار کے تعلق سے، اس حَسین و جمیل گلدستے کو میں نے گلستانِ احادیثِ نبویّہ سے جمع و مرتّب کیا۔ اس کی احادیث کی تخریج و روایت اور تصحیح و توثیق مشہور و مُستند اور مُتداول کُتبِ حدیث میں، اکابر اَئمہ و حُفّاظِ مُحدّثین نے فرمائی۔

● اِس ''جُزء'' میں اُنیّس احادیث ہیں۔ پہلی سترہ حدیثوں میں صراحۃً فرمایا گیا کہ تین خوش نصیب صحابیہ خواتین نے بَول مُبارک نبوی کو نوش فرملیا۔ جس پر اُنہیں بارگاہ نبوی سے، اَمراض سے شفایابی اور جہنّم سے

آزادی کے پروانے ملے۔ ان مقدّس خواتین کے اسماء گرامی یہ ہیں : (۱) بی بی اُمّ اَیمن بَرکت (۲) بی بی اُمّ یوُسُف بَرکت (۳) بی بی بَرَّہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنہُنَّ۔ حدیث : ۱۸ میں سیّدنا اَنس بن مالک رَضی اللہ تعالیٰ عنہما کے گھر میں ایک کنوئیں کا ذکر ہے۔ جس میں حضُور جانِ رحمت صلیّ اللہ تعالیٰ عَلیہ واٰلہٖ وَسلّمَ نے پیشاب مُبارک فرمایا۔ جس کی برکت سے کنوئیں کا پانی نہایت ہی خنک و شیریں و خوش گوار ہو جانے میں مشہور ہُوا۔ حضرت اَنس رَضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کنوئیں کا پانی حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو پلایا کرتے تھے۔ حدیث : ۱۹ میں تین عظیم الشّان مُعجزاتِ نبویّہ کا بیان ہے۔ اس میں یہ بھی مذکور ہے کہ سیدنا جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کتنے اشتیاق سے بغرضِ تبرّک، بول وبَرازِ مُبارک نبوی کو تناول فرمانے کی آرزو فرمائی ؟

● ہم نے اِن احادیث کو حَتّی الاِمکان ان کے مُخرجین اکابر اَئمہ محدّثین کی روایت سے انکی سَندوں کے ساتھ نقل کیا ہے۔ البتہ حدیث : ۹ و ۱۹ کو بلا سند بیان کرنے پر اِکتفا کیا۔ کیونکہ ان کی سندیں دستیاب نہ ہو سکیں۔

● فنّی لحاظ سے یہ احادیث بفضلہٖ تعالیٰ صَحیح و حَسَن کے درجے کی ہیں۔ مگر جن کی سند میں ''ابو مالک نخعی'' ضِعیف راوی پایا جاتا ہے، وُہ فِی نفسہٖ اگرچہ

ضعیف ہیں، لیکن اُصولاً ان کا ضَعف مضر نہیں۔ اَوّلاً اس لیے کہ وہ دیگر صحیح وقوی اَسانید سے بھی مَروی ہیں، جن میں ابُو مالک نخعی نہیں پایا جاتا۔ ثانیاً اس لئے کہ انکی تائید و تقویت دُوسری صحیح و قوی احادیث سے بھی ہو رہی ہے۔ تو اَب ضُعف کہاں رَہ گیا؟ اور حدیث : ۱۹ کی اَسناد دَستیاب نہیں ہو سکی۔ لیکن چونکہ اس کی تخریج و روایت خطیبِ بغدادی جیسے عظیم مُحدّث نے کی، پھر امام جلالُ الدین السُیُوطی نے اسے خصائِص نبویّہ میں نقل کیا، اور اس سے اِستدلال بھی کیا، لہذا اس حدیث کے بارے میں حُسنِ ظن ہی مناسب ہے۔ تاہم جب تک اِسناد سامنے نہ ہو وثوق کے ساتھ اس پہ کوئی حکم نہیں لگایا جاسکتا۔

● ہر حدیث کے نیچے حاشیہ میں اس کتاب کا مکمل و تفصیلی حَوالہ بھی تحریر کر دیا ہے، جس سے ہم نے حدیث کو نقل کیا۔

● ہر حدیث کے بعد اس کا سلیس و بامُحاورہ اُردو ترجمہ بھی لکھ دیا ہے۔ تا کہ اُردو خوان طبقہ بھی اس سے مستفید ہو سکے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو قلوبِ اہلِ ایمان میں، اپنے حبیب رسُول صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کی تعظیم و محبّت میں اِزدِیاد و ترقی، اور منکرین کے لئے ہدایت کا باعث بنائے! آمین! وماتوفیقی الا باللّٰہ۔ علیہ توکلت والیہ انیب۔ وصلی اللّٰہ تعالیٰ علی سیدنا احمد النبی الامی وعلیٰ آلہ وصحبہ وسلم۔

حدیث

﴿1﴾

امام، حافظ، ابو القاسم، سلیمان بن احمد، الطبرانی نے فرمایا:

"حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ زِيَادٍ الحَذَّاءُ الرَّقِّيُّ، ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ حَدَّثَتْنِي حُكَيْمَةُ بِنْتُ اُمَيْمَةَ بِنْتِ رُقَيْقَةَ، [عَنْ اُمِّهَا رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنهَا اَنَّهَا] قَالَتْ:

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَبُولُ فِيْ قَدَحِ عَيْدَانٍ، ثُمَّ يُرْفَعُ تَحْتَ سَرِيْرِهٖ۔ فَبَالَ فِيْهِ۔ ثُمَّ جَاءَ فَاَرَادَهٗ، فَاِذَا الْقَدَحُ لَيْسَ فِيْهِ شَيْءٌ۔ فَقَالَ لِامْرَأَةٍ يُقَالُ لَهَا بَرَكَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا، كَانَتْ تَخْدِمُ اُمَّ حَبِيْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا، جَاءَتْ بِهَا مِنْ اَرْضِ الْحَبَشَةِ، اَيْنَ الْبَوْلُ الَّذِيْ كَانَ فِي الْقَدَحِ؟ قَالَتْ شَرِبْتُهٗ۔ فَقَالَ لَقَدِ احْتَظَرْتِ مِنَ النَّارِ بِحِظَارٍ!" (۱)

"ہم سے احمد بن زیاد، الحذاء، الرقی نے حدیث

---

(۱) "المعجم الكبير": الطبرانى "النساء، من اسمه اميمة، اميمة بنت رقيقة بنت صيفى، حديث: ۴۷۷" (۱۸۹/۲۴)، طبع مكتبة ابن تيمية، القاهرة.

بیان کی، انہوں نے کہا ہم سے حجاج بن محمد نے بیان کیا،
انہوں نے ابن جُریج سے روایت کیا، انہوں نے کہا ہم
سے حکیمہ بنت اُمیمہ بنت رُقیقہ نے بیان کیا، انہوں نے
اپنی والدہ حضرت اُمیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت
کیا، انہوں نے فرمایا کہ :

نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم رات کو
لکڑی کے پیالے میں پیشاب فرماتے۔ پھر اسے آپ کی
چارپائی کے نیچے رکھ دیا جاتا۔ ایک بار آپ نے اس میں
پیشاب فرمایا۔ پھر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم
دوبارہ تشریف لائے، اور اس کا ارادہ کیا، تو پیالے میں
کوئی چیز نہ تھی۔ ایک خاتون جن کو "برکۃ" رضی اللہ
تعالیٰ عنہا کہا جاتا تھا، جو کہ بی بی اُمّ حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہا کی خادمہ تھیں، جن کو وہ سرزمین حبشہ سے لائی
ہوئی تھیں، سے آپ نے فرمایا: وہ پیشاب جو پیالے
میں تھا، کہاں ہے؟ خاتون نے عرض کیا میں نے اسے
پی لیا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: یقیناً تو نے ایک مضبوط
حصار کے ساتھ جہنّم سے اپنا بچاؤ کر لیا ہے!"

حدیث

﴿۲﴾

حافظُ المغرب، امام، حُجّۃ، ابُو عمر، یوسف بن عبداللہ بن محمّد عبدُالبرّ، النّمری، القرُطبی فرماتے ہیں :

"اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ قَاسِمٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُعَاوِیَۃَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِالْجَبَّارِ الصُّوْفِیُّ، حَدَّثَنَا یَحییٰ بْنُ مُعِیْنٍ ، حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ، قَالَ اَخْبَرَتْنِیْ حُکَیْمَۃُ بِنْتُ اُمَیْمَۃَ، عَنْ اُمَیْمَۃَ اُمِّھَا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْھَا:

اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ کَانَ یَبُوْلُ فِیْ قَدَحٍ مِنْ عَیْدَانٍ، وَیُوْضَعُ تَحْتَ سَرِیْرِہٖ۔ فَبَالَ فِیْہِ لَیْلَۃً فَوُضِعَ تَحْتَ سَرِیْرِہٖ۔ فَجَآءَ فَاِذَاالْقَدَحُ لَیْسَ فِیْہِ شَیْءٌ۔ فَقَالَ لِامْرَأَۃٍ یُقَالُ لَھَا بَرَکَۃُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْھَا، کَانَتْ تَخْدِمُ لِاُمِّ حَبِیْبَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْھُمَا، جَآءَ تْ مَعَھَا مِنْ اَرْضِ الْحَبَشَۃِ، اَلْبَوْلُ الَّذِیْ کَانَ فِیْ ھٰذَا الْقَدَحِ مَا فَعَلَ؟ فَقَالَتْ شَرِبْتُہٗ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالیٰ

عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّم! "(۱)

"ہمیں احمد بن قاسم نے خبر دی، انہوں نے کہا ہمیں محمد بن مُعاویہ نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہمیں احمد ابن الحسن بن عبدالجبار الصّوفی نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے یحییٰ بن مُعین نے بیان کیا، انہوں کہا ہم سے حجّاج (بن محمّد) نے بیان کیا، وہ ابن جُرَیج سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا کہ مجھے حکیمہ بنت اُمیمہ نے خبر دی، وہ اپنی والدہ اُمیمہ (بنت رُقیقہ) رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتی ہیں کہ:

نبیّ اکرم صلّی اللہ تعالیٰ عَلیہ وآلہٖ وَسلّم (شب کے وقت) ایک لکڑی کے پیالے میں پیشاب فرماتے تھے، اور اسے آپ کی چارپائی کے نیچے رکھ دیا جاتا۔ تو ایک شب آپ نے اس میں پیشاب فرمایا، پھر اسے آپ کی چارپائی کے نیچے رکھ دیا گیا۔ بعد ازاں آپ تشریف لائے تو پیالے میں کوئی چیز نہ تھی۔ تو آپ نے ایک خاتون، جسے "بَرَکة" رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہا جاتا تھا، جو

---

(۱) "الاستيعاب فی معرفة الاصحاب": ابن عبدالبر "كتاب النسآء وكناهن، باب الباء الموحدة، بركة بنت ثعلبة" بهامش "الاصابة" (۲۵۱/۴)، طبع مكتبة المثنى، بغداد.

کہ حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خادمہ تھیں،
جو ان کے ہمراہ سرزمین حبشہ سے آئی ہوئی تھیں، سے
فرمایا: اس پیالے میں جو پیشاب تھا کہاں ہے؟ انہوں
نے عرض کیا یارسُولَ اللہ! صلّی اللہ تعالیٰ عَلیہ وآلہٖ
وسلّم! میں نے اسے پی لیا ہے۔"

حدیث

﴿۳﴾

امام، حافظ، ابُوبکر، احمد بن حُسین، البیہقی فرماتے ہیں:

"اَخْبَرَنَا اَبُوْ نَصْرٍ عُمَرُ بْنُ عَبْدِالْعَزِیْزِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ، ثَنَا اَبُوالْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ ابْنِ حَامِدِ الْعَطَّارُ، ثَنَا اَحْمَدُ ابْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِالْجَبَّارِ، ثَنَا یَحْیَیَ ابْنُ مُعِیْنٍ، عَنْ حَجَّاجٍ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ، قَالَ اَخْبَرَتْنِیْ حُکَیْمَةُ بِنْتُ اُمَیْمَةَ، عَنْ اُمَیْمَةَ اُمِّهَا رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا:

اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ کَانَ یَبُوْلُ فِیْ قَدَحٍ مِّنْ عَیْدَانٍ، ثُمَّ وُضِعَ تَحْتَ سَرِیْرِهٖ۔ فَبَالَ فَوُضِعَ تَحْتَ سَرِیْرِهٖ۔ فَجَآءَ فَاَرَادَهٗ، فَاِذَا الْقَدَحُ لَیْسَ فِیْهِ شَیْءٌ۔ فَقَالَ لِامْرَاَةٍ یُّقَالُ لَهَا بَرَکَةُ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا، کَانَتْ تَخْدِمُهٗ لِاُمِّ حَبِیْبَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا، جَآءَتْ مَعَهَا مِنْ اَرْضِ الْحَبَشَةِ، اَیْنَ الْبَوْلُ الَّذِیْ کَانَ فِیْ هٰذَا الْقَدَحِ؟ قَالَتْ شَرِبْتُهٗ

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالىٰ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ! " (١)

"ابو نصر عمر بن عبدالعزیز بن عمر بن قتادہ نے ہمیں بتلایا، انہوں نے کہا ہمیں ابُو الحسن محمد بن احمد بن حامد العطّار نے حدیث بیان کی، انہوں نے کہا ہمیں احمد ابن الحسن بن عبدُ الجبّار نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہمیں یحییٰ بن معین نے بیان کیا، وُہ حجّاج سے رُاوی، انہوں نے ابن جُرَیج سے روایت کیا، انہوں نے کہا مُجھے حکیمہ بنت اُمیمہ نے خبر دی، انہوں نے اپنی والدہ حضرت اُمیمہ رَضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیا کہ:

نبیّ اکرم صلّی اللہ تعَالیٰ علیہ وآلہٖ وَسلّم (بوقتِ شب) ایک لکڑی کے پیالے میں پیشاب فرماتے تھے، اسکے بعد اسے آپ کی چارپائی کے نیچے رکھ دیا جاتا۔ ایک مرتبہ آپ نے (اس میں) پیشاب فرمایا، اور اسے آپ کی چارپائی کے نیچے رکھ دیا گیا۔ بعد ازاں سُرکار تشریف

(١) "السنن الكبرى": البيهقى "كتاب النكاح، جماع ابواب ماخص به رسول اللهﷺ دون غيره، باب تركه الانكار على من شرب بوله ودمه" (٦٧/٧)، طبع مطبعة مجلس دائرة المعارف النظامية، حيدر آباد، دكن۔

لائے اور اس کا اِرادہ فرمایا، تو پیالے میں کوئی چیز نہ تھی۔ آپ نے ایک خاتون سے، جنہیں "بَرَکۃ" رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہا جاتا تھا، جو حضرت اُمِّ حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خادمہ تھیں، اور حضور کی خدمت کرتی تھیں، جو کہ انکے ہمراہ سَرزمینِ حُبشہ سے آئی ہوئی تھیں، فرمایا: اس پیالے میں جو پیشاب تھا کہاں ہے؟ بی بی "بَرَکۃ" رَضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا یَارسُولَ اللہ! صلی اللہ تعالیٰ عَلَیہ وآلہٖ وَسلم! مَیں نے اسے پی لیا ہے۔"

حدیث

﴿٤﴾

مُسْنَدُ الیمن، امام، حافظ، ابُوبکر، عبدُالرّزاق بن ہَمام، الصّنعانی نے اپنی سند سے حدیث کی تخریج کرتے ہوئے فرمایا:

"عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ، قَالَ اُخْبِرْتُ:

اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ کَانَ یَبُوْلُ فِیْ قَدَحِ عَیْدَانٍ، ثُمَّ یُوْضَعُ تَحْتَ سَرِیْرِہٖ۔ فَجَآءَ فَاِذَا الْقَدَحُ لَیْسَ فِیْہِ شَیْءٌ۔ فَقَالَ: لِامْرَأَۃٍ یُقَالُ لَھَا بَرَکَۃُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْہَا، کَانَتْ تَخْدِمُ اُمَّ حَبِیْبَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْہُمَا، جَآءَتْ مَعَھَا مِنْ اَرْضِ الْحَبَشَۃِ، اَیْنَ الْبَوْلُ الَّذِیْ کَانَ فِی الْقَدَحِ؟ قَالَتْ شَرِبْتُہٗ۔ قَالَ: صِحَّۃٌ یَا اُمَّ یُوْسُفَ! وَکَانَتْ تُکْنیٰ اُمَّ یُوْسُفَ۔ فَمَامَرِضَتْ قَطُّ حَتّٰی کَانَتْ مَرَضُھَا الَّذِیْ مَاتَتْ فِیْہِ۔"

قَالَ ابْنُ دِحْیَۃَ: "ھٰذِہٖ قَضِیَّۃٌ اُخْریٰ غَیْرُ قَضِیَّۃِ اُمِّ اَیْمَنَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْہُمَا۔ وَبَرَکَۃُ اُمُّ یُوْسُفَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْہَا غَیْرُ بَرَکَۃَ اُمِّ اَیْمَنَ

رَضِیَ اللّٰہُ تعالیٰ عَنہُمَا۔" (هٰذَا لَفظُ السُّیُوطِیّ)
وَقَالَ الحَافِظُ ابنُ حَجَرٍ: وَصَحَّحَ ابنُ دِحیَةَ اَنَّهُمَا
قَضِیَّتَانِ وَقَعَتَا لِامرَأَتَینِ، وَهُوَ وَاضِحٌ مِن اختِلَافِ
السِّیَاقِ۔" (۱)

"ابن جُرَیج سے روایت ہے کہتے ہیں مجھے خبر
دی گئی کہ:

نبیّ اکرم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم (شب
کے وقت) ایک لکڑی کے پیالے میں پیشاب کرتے
تھے، پھر اسے حضور کی چارپائی کے نیچے رکھ دیا جاتا۔
ایک بار سرکار تشریف لائے تو پیالے میں کچھ نہ تھا۔ تو
آپ نے ایک خاتون سے، جنہیں "بَرَکت" رضی اللہ
تعالیٰ عنہا کہا جاتا تھا، جو کہ حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ

(۱) "الاصابة فی معرفة الصحابة": العسقلانی "کتاب النساء، حرف الباء الموحدة، القسم الاول، ترجمة: ۱۶۵، برکة الحبشیة" (۲۵۰/۴)، طبع مکتبة المثنی، بغداد.
و "الخصائص الکبری": السیوطی "باب الاستشفاء ببوله ﷺ" (۷۱/۱)، طبع المکتبة النوریة الرضویة ' لائلپور.
و "تلخیص الحبیر فی تخریج احادیث الرافعی الکبیر": العسقلانی "باب بیان النجاسات والماء النجس، حدیث: ۲۰" (۳۱/۱، ۳۲)، طبع المکتبة الاثریة، سانگله هل.

تعالیٰ عنہما کی خادمہ تھیں، اور ان کے ساتھ سرزمین
حبشہ سے آئی ہوئی تھیں، فرمایا: پیشاب جو پیالے میں
تھا کہاں ہے؟ انہوں نے عرض کیا میں نے اسے پی لیا
ہے۔ سرکار صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا:
اے اُمِ یوسف! رضی اللہُ تعالیٰ عنہا تم ہمیشہ تندرست
رہو گی! بی بی "برکۃ" رضی اللہُ تعالیٰ عنہا کی کُنیت "اُمِ
یُوسف" تھی۔ تو اس کے بعد یہ خاتون مرضُ الموت
تک کبھی بیمار نہ ہوئیں۔"

شیخ ابنِ دِحیہ نے کہا: "یہ اُمّ ایمن رضی اللہ
تعالیٰ عنہما کے قِصّے سے علٰیحدہ قِصّہ ہے۔ "برکت اُمّ
یُوسُف" رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور ہیں، اور "برکت اُمّ
ایمن" رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور ہیں۔" (یہ سُیُوطی کے
الفاظ ہیں) اور حافظ ابن حجر نے کہا: "ابن دحیہ نے صحیح
قرار دیا ہے کہ یہ (شُربِ بَولِ مُبارَک کے) دو الگ الگ
واقعے ہیں، جو کہ دو عورتوں کو پیش آئے۔ اور الفاظ کے
مختلف ہونے سے یہ بات واضح ہے۔"

میں یہ عرض کرتا ہوں کہ اس قِسم کا ایک تیسرا واقعہ بھی صِحّت

کے ساتھ مروی ہے، جو کہ حضرت اُمِّ سَلَمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خادمہ حضرت "بَرَّہ" رضی اللہ تعالیٰ عَنہا سے متعلق ہے۔ اسکی حدیث آگے آرہی ہے۔ تو یہ دو صحابیہ خاتونوں کے واقعے نہیں، بلکہ تین صحابیہ خواتین کے تین واقعات ہیں۔

حدیث

﴿٥﴾

امام، حافظ، ابُو نُعَیم، احمد بن عبدُاللہ، الاصبہانی نے اپنی سند کے ساتھ حدیث کی تخریج کرتے ہوئے فرمایا:

"حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ، عَنْ حُکَیْمَۃَ بِنْتِ اُمَیْمَۃَ، عَنْ اُمِّھَا اُمَیْمَۃَ بِنْتِ رُقَیْقَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنھَا، قَالَتْ:

کَانَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ قَدَحٌ مِّنْ عَیْدَانٍ یَبُوْلُ فِیْہِ، یَضَعُہٗ تَحْتَ السَّرِیْرِ۔ فَجَآءَتِ امْرَأَۃٌ اِسْمُھَا بَرَکَۃُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْھَا فَشَرِبَتْہُ۔ فَطَلَبَہٗ فَلَمْ یَجِدْہُ۔ فَقِیْلَ: شَرِبَتْہُ بَرَکَۃُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْھَا۔ فَقَالَ: لَقَدِ احْتَظَرَتْ مِنَ النَّارِ بِحِظَارٍ۔" (۱)

"حجّاج بن محمّد نے ابن جُرَیج سے روایت کی، اور وہ حُکیمہ بنت اُمیمہ سے روایت کرتے ہیں، وہ اپنی والدہ حضرت اُمیمہ بنت رُقَیقہ رَضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت

(۱) "اسد الغابة فی معرفة الصحابة": عز الدین ابن الاثیر "کتاب النساء، حرف الهمزة، امیمة بنت رقیقة" (۵/۴۰۳)، طبع دار احیاء التراث العربی، بیروت.

کرتی ہیں، انہوں نے کہا کہ :

نبیّ پاک صلّی اللہ تعالیٰ عُلیہ وآلہٖ وَسَلَّم کے یہاں ایک لکڑی کا پیالہ تھا، جس میں حضور (شب کو) پیشاب کرتے، اور اسے چارپائی کے نیچے رکھ دیتے۔ تو ایک مرتبہ ایک خاتون جس کا نام بی بی برکت تھا (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) نے آکر اسے پی لیا۔ بعد ازاں حضور صلّی اللہ تعالیٰ عُلیہ وآلہٖ وَسَلَّمْ نے پیالے کو طلب فرمایا تو اس (میں پیشاب) کو نہ پایا۔ تو آپ سے عرض کیا گیا : اسے بی بی بَرَکت رَضی اللہ تعالیٰ عنہا نے پی لیا ہے۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا : یقیناً اس نے ایک مضبوط حصار کے ساتھ دوزخ سے اپنا بچاؤ کر لیا ہے۔"

حدیث

﴿٦﴾

امام، حافظ، ابو عبداللہ، محمد بن اسحاق "ابن مندہ" الاصبہانی نے اپنی کتاب " مَعْرِفَةُ الصِحَابَة" میں اپنی سند کے ساتھ فرمایا:

"حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ حُكَيْمَةَ بِنْتِ أُمَيْمَةَ، عَنْ أُمِّهَا أُمَيْمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا بِنْتِ رُقَيْقَةَ، قَالَتْ:

كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَدَحٌ مِنْ عَيْدَانٍ يَبُوْلُ فِيْهِ، يَضَعُهُ تَحْتَ السَّرِيْرِ۔ فَجَاءَتِ امْرَأَةٌ اِسْمُهَا بَرَكَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا فَشَرِبَتْهُ۔ فَطَلَبَهُ، فَلَمْ يَجِدْهُ۔ فَقِيْلَ: شَرِبَتْهُ بَرَكَةُ۔ فَقَالَ: لَقَدِ احْتَظَرَتْ مِنَ النَّارِ بِحِظَارٍ۔" (١)

"حجّاج بن محمد نے ابن جُرَیج سے روایت کیا، انہوں نے حُکیمہ بنت اُمیمہ سے روایت کیا، انہوں نے اپنی والدہ اُمیمہ بنت رُقیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیا، انہوں نے فرمایا کہ :

(١) "اسد الغابة فی معرفة الصحابة": عز الدین ابن الاثیر "کتاب النساء، حرف الہمزة، امیمة بنت رقیقة" (٢٠٣/٥)، طبع دار احیاء التراث العربی، بیروت.

حضورُ نبیِ پاک صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کے
یہاں ایک لکڑی کا پیالہ تھا۔ آپ (بوقتِ شب) اس میں
پیشاب فرماتے، اور اسے چارپائی کے نیچے رکھ دیتے۔
ایک بار بَرَکت رضی اللہ تعالیٰ عنہا نامی ایک خاتون نے
آکر اسے پی لیا۔ تو حضور صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے
پیالہ طلب فرمایا، تو اس (میں پیشاب) کو نہ پایا۔ تو عرض
کیا گیا: اسے بَرَکت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہا نے پی لیا ہے۔
آپ نے ارشاد فرمایا: یقیناً اس نے ایک مضبُوط حِصَار
کے ساتھ دوزخ سے اپنا بچاؤ کر لیا ہے۔"

حدیث

﴿۷﴾

امام، حافظ، ابُو القاسم، سلیمان بن احمد، الطّبرانی فرماتے ہیں:

"حَدَّثَنا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، ثَنَايَحْيٰی ابْنُ مُعِيْنٍ، ثَنَاحَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ حُكَيْمَةَ بِنْتِ اُمَيْمَةَ، عَنْ اُمِّهَا اُمَيْمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالیٰ عَنْهُمَا، قَالَتْ:

كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَدَحٌ مِّنْ عَيْدَ انٍ يَبُوْلُ فِيْهِ، وَ يَضَعُهُ تَحْتَ سَرِيْرِهٖ۔ فَقَامَ فَطَلَبَ، فَلَمْ يَجِدْهُ۔ فَسَاَلَ اَيْنَ الْقَدَحُ؟ قَالُوْا: شَرِبَتْهُ بَرَّةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالیٰ عَنْهَا، خَادِمُ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالیٰ عَنْهُمَا، الَّتِیْ قَدِمَتْ مَعَهَا مِنْ اَرْضِ الْحَبَشَةِ۔ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: لَقَدِ احْتَظَرَتْ مِنَ النَّارِ بِحِظَارٍ۔"(۱)

"ہم سے امام احمد بن حنبل کے صاحبزادے عبداللہ نے حدیث بیان کی، انہوں نے کہا ہم سے یحییٰ

(۱) "المعجم الكبير": الطبراني "النسا، باب البا، برة خادم ام سلمة ام المؤمنين، حديث: ۵۲۷" (۲۰۶،۲۰۵/۲۴)، طبع مكتبة ابن تيمية، القاهرة.

ابن معین نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے حجّاج بن محمّد نے بیان کیا، وُہ ابن جُریج سے روایت کرتے ہیں، وہ حُکیمہ بنت اُمیمہ سے، اور وہ اپنی وَالدہ اُمیمہ رَضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتی ہیں، وُہ فرماتی ہیں کہ :

حضور نبیّ پاک صلّی اللہ تعَالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کے یہاں ایک لکڑی کا پیالہ تھا۔ حضور اس میں (شب کے وقت) پیشاب فرماتے، اور اسے اپنی چارپائی کے نیچے رکھ دیتے۔ تو ایک مرتبہ سرکار صلّی اللہ تعالیٰ عَلَیۃِ وآلہٖ وسلّم اٹھے، اور اسے طلَب فرمایا، مگر اسے نہ پایا۔ تو آپ نے پوچھا اور فرمایا: وہ پیالہ کہاں ہے ؟ گھر والوں نے بتایا کہ اسے اُمّ سَلمَہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خادمہ بی بی بَرَّہ رضی اللہ تعالیٰ عَنہا نے پی لیا ہے، جو ان کے ہمراہ سَرزمینِ حَبشہ سے آئی ہوئی تھیں۔ تو نبیّ اکرم صلّی اللہ تَعَالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: یقیناً اس نے ایک مضبُوط حِصَار کے ساتھ دوزخ سے اپنا بچاؤ کرلیا ہے۔"

حدیث

﴿۸﴾

امام، حافظ، ابوبکر، احمد بن حسین، البیہقی نے اپنی سند صحیح کے ساتھ روایت کرتے ہوئے فرمایا:

• "عَنْ حُكَيْمَةَ بِنْتِ اُمَيْمَةَ، عَنْ اُمِّهَا رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالىٰ عَنْهَا، قَالَتْ:

كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالىٰ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَدَحٌ مِّنْ عَيْدَ انٍ يَّبُوْلُ فِيْهِ، وَيَضَعُهٗ تَحْتَ سَرِيْرِهٖ۔ فَقَامَ فَطَلَبَهٗ، فَلَمْ يَجِدْهُ۔ فَسَاَلَ عَنْهُ، فَقَالَ: اَيْنَ الْقَدَحُ؟ قَالُوْا شَرِبَتْهُ بَرَّةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالىٰ عَنْهَا، خَادِمُ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالىٰ عَنْهُمَا، الَّتِيْ قَدِمَتْ مَعَهَا مِنْ اَرْضِ الْحَبَشَةِ۔ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالىٰ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: لَقَدِ احْتَظَرَتْ مِنَ النَّارِ بِحِظَارٍ۔" (۱)

"حکیمہ بنتِ اُمیمہ سے روایت ہے، وُہ اپنی والدہ

---

(۱) "الخصائص الکبری": السیوطی "ذکر الخصائص التی اختص بہا عن امتہ الخ، قسم الکرامات، باب اختصاصہ ﷺ بطہارۃ دمہ وبولہ غائطہ" (۲۵۲/۲)، طبع المکتبۃ النوریۃ الرضویۃ، لائیلپور۔

حضرت اُمیمہ رَضی اللہ تعالیٰ عَنہا سے روایت کرتی ہیں،
اُنہوں نے فرمایا کہ :

نبیّ اکرم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وَسلّم کے یہاں
ایک لکڑی کا پیالہ تھا، جس میں حضور صلّی اللہ تعالیٰ عَلَیہ
وآلہٖ وَسلّم (شب کے وقت) پیشاب فرماتے، اور اسے اپنی
چارپائی کے نیچے رکھاتے۔ ایک مرتبہ آپ ﷺ اٹھے،
اور اسے طلب فرمایا، مگر نہ پایا۔ تو آپ ﷺ نے اس کے
بارے میں پوچھا، اور فرمایا : وہ پیالہ کہاں ہے ؟ اہل خانہ
نے عرض کیا کہ اسے حضرت اُمّ سَلمَہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہا کی خادمہ بی بی بَرّہ رضی اللہ تعالیٰ عَنہا نے، جو ان کے
ہمراہ مُلکِ حبشہ سے آئی ہوئی ہیں، پی لیا ہے۔ تو نبی پاک
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وَسلّمَ نے ارشاد فرمایا : یقیناً اس
نے ایک مضبُوط حِصَار کے ساتھ جہنّم سے اپنا بچاؤ کر لیا
ہے۔"

حدیث

﴿۹﴾

امام، حافظ، ابوالحسن، علی بن عمر، الدَّارَقُطنی نے اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہوئے فرمایا:

"عَنْ اُمِّ اَیْمَنَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْہُمَا قَالَتْ:

قَامَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّیْلِ اِلیٰ فَخَّارَۃٍ، فَبَالَ فِیْہَا۔ فَقُمْتُ مِنَ اللَّیْلِ وَاَنَا عَطْشَانَۃٌ، فَشَرِبْتُ مَافِیْہَا۔ فَلَمَّا اَصْبَحَ اَخْبَرْتُہٗ۔ فَضَحِكَ، وَقَالَ: اَمَا اِنَّكِ لَا یَتَّجِعَنَّ بَطْنُكِ اَبَداً! " (۱)

"حضرت اُمِّ اَیمن رَضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، فرماتی ہیں:

ایک رات نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّمَ ایک مٹی کے برتن کے پاس اُٹھ کر تشریف لائے، اور

---

(۱) "الخصائص الکبری": السیوطی "ذکر الخصائص التی اختص بها عن امته الخ، قسم الکرامات، باب اختصاصه ﷺ بطهارة دمه وبوله غائطه" (۲۵۲/۲)، طبع المکتبة النوریة الرضویة، لائیلپور.

اس میں پیشاب فرمایا۔ اسی رات میں اٹھی اور مجھے پیاس لگی ہوئی تھی، تو میں نے جو کچھ اس میں تھا پی لیا۔ جب صبح ہوئی تو میں نے آپ ﷺ کو اس قصّے کی خبر دی۔ تو آپ نے ہنس کے فرمایا: خبردار! بیشک تم آج کے بعد ہرگز کبھی اپنے پیٹ میں بیماری نہ پاؤ گی!"

امام، محدّث، ملّا علی بن سلطان محمّد، القاری نے اسے زیادہ تفصیل سے، اور زیادہ مکمل بیان کیا۔ چنانچہ امام علی القاری کا بیان کردہ مضمونِ حدیث دَرج ذیل ہے:

"صَحَّ عَنْ بَرَكَةَ الْأُوْلٰى اُمّ اَيْمَنَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا، قَالَتْ:

قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مِنْ لَيْلَةٍ اِلٰى فَخَّارَةٍ فِيْ جَانِبِ الْبَيْتِ، فَبَالَ فِيْهَا۔ فَقُمْتُ مِنَ اللَّيْلِ وَاَنَا عَطْشَانَةٌ ، فَشَرِبْتُ مَافِيْهَا وَ اَنَا لَا اَشْعُرُ۔ فَلَمَّا اَصْبَحَ ﷺ قَالَ: يَا اُمَّ اَيْمَنَ! قُوْمِيْ! فَاَهْرِيْقِيْ مَا فِيْ تِلْكَ الْفَخَّارَةِ! فَقُلْتُ: وَاللّٰهِ شَرِبْتُ مَا فِيْهَا۔ فَضَحِكَ ﷺ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ۔ ثُمَّ قَالَ: اَمَا وَاللّٰهِ لَا يَتَّجِعَنَّ بَطْنُكِ

اَبَدًا! " (۱)

"حضرت بَرَکت اُمِّ اَیمن رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے صحّت کے ساتھ مروی ہے، فرماتی ہیں:

رسُول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وَسلَّم ایک رات اٹھ کر گھر کے کونے میں ایک مٹّی کے پیالے کے پاس تشریف لائے، اور اس میں پیشاب فرمایا۔ بعد ازاں اسی رات، میں اُٹھی، اور مجھے پیاس لگی ہوئی تھی، تو جو کچھ اس میں تھا میں نے اسے بے خبری میں پی لیا۔ جب صبح ہوئی تو رسُول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اے اُمِّ اَیمَن! اٹھو! اور جو کچھ اس مٹّی کے برتن میں ہے اسے بہادو! تو میں نے عرض کیا اللہ کی قسم! جو کچھ اس میں تھا وہ تو میں نے پی لیا ہے۔ تو حضور صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وَسَلَّم اتنا ہنسے کہ آپ کی داڑھیں کھل گئیں۔ پھر ارشاد فرمایا: خبر دار! اللہ کی قسم! تمہارے پیٹ میں کبھی بھی بیماری نہ ہوگی!"

---

(۱) "جمع الوسائل فی شرح الشمائل": علی القاری "باب ماجاء فی تعطر رسول اللّٰہ ﷺ (۲/۳)، طبع دار المعرفة للطباعة والنشر، بیروت.

حدیث

﴿۱۰﴾

امام، حافظ، ابُویَعلیٰ، احمد بن علی بن المُثنّیٰ، المُوصِلی نے فرمایا:

"ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِیْ بَکْرٍ الْمُقَدَّمِیُّ، ثَنَا مُسْلِمُ ابْنُ قُتَیْبَۃَ، عَنِ الْحُسَیْنِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ یَعْلَی بْنِ عَطَآءٍ، عَنِ الْوَلِیْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ، عَنْ اُمِّ اَیْمَنَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْھُمَا قَالَتْ:

کَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ فَخَّارَۃٌ یَبُوْلُ فِیْھَا۔ فَکَانَ اِذَا اَصْبَحَ یَقُوْلُ: یَا اُمَّ اَیْمَنَ صُبِّیْ مَا فِی الْفَخَّارَۃِ! فَقُمْتُ لَیْلَۃً وَّاَنَا عَطْشٰی، فَشَرِبْتُ مَافِیْھَا۔ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ: یَا اُمَّ اَیْمَنَ! صُبِّیْ مَا فِی الْفَخَّارَۃِ! فَقَالَتْ: یَارَسُوْلَ اللّٰہِ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ! قُمْتُ وَ اَنَا عَطْشٰی، فَشَرِبْتُ مَافِیْھَا۔ فَقَالَ: اِنَّکِ لَنْ تَشْتَکِیَ بَطْنَکِ بَعْدَ یَوْمِکِ ھٰذَا اَبَدًا!" (۱)

---

(۱) "البدایة والنھایة": ابن کثیر "السیرة النبویة، فصل فی ذکر عبیده وإمائهﷺ، وأما إمائهٗ، ومنهن برکة ام ایمن" (۳۲۶/۵)، طبع مکتبة المعارف، بیروت.

"ہم سے محمّد بن ابی بکر المُقدّمی نے حدیث بیان کی، انہوں نے کہا ہم سے مسلم بن قُتَیبَہ نے بیان کیا، وہ حُسین بن حَرب سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے یعلیٰ ابن عطاء سے، انہوں نے ولید بن عبدالرحمٰن سے، اور انہوں نے ام ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا، انہوں نے کہا کہ :

رسولُ اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وَسَلَّمَ کے یہاں ایک مُٹّی کا برتن تھا، جس میں آپ ﷺ پیشاب فرمایا کرتے تھے۔ پھر صبح کے وقت فرماتے : اے اُمّ اَیمَن! جو کچھ مٹّی کے برتن میں ہے اسے پھینک دو! تو ایک بار مَیں رات کو اٹھی اور مجھے پیاس لگی ہوئی تھی، تو برتن میں جو پیشابِ (مُبارَک) تھا میں نے اسے پی لیا۔ تو (صبح کو) رسولُ اللہ صلّی اللہ تعالیٰ عَلَیہ وآلہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا : اے اُمّ اَیمَن! جو کچھ مٹّی کے برتن میں ہے اسے پھینک دو! اُمّ اَیمَن نے عرض کیا یا رسُولَ اللہ! صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم مَیں (رات کو) اٹھی حالانکہ مجھے پیاس لگی ہوئی تھی، تو مَیں نے وہ پیشابِ (مُبارَک) جو اس میں تھا، پی

لیا۔ تو آپ نے فرمایا: آج کے بعد ہرگز کبھی بھی
تمہارے پیٹ میں تکلیف نہ ہو گی! ”

حدیث

﴿۱۱﴾

امام، حافظ، ابو عبداللہ، محمد، المعروف "الحاکم" النیسابوری نے فرمایا:

"اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ کَامِلٍ الْقَاضِیُّ، ثَنَا عَبْدُاللّٰہِ بْنُ رَوْحٍ الْمَدَائِنِیُّ، ثَنَا شَبَابَۃُ، ثَنَا اَبُو مَالِکٍ النَّخْعِیُّ، عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَیْسٍ، عَنْ نُبَیْحٍ الْعَنَزِیِّ، عَنْ اُمِّ اَیْمَنَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا، قَالَتْ:

قَامَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّیْلِ اِلٰی فَخَّارَۃٍ مِّنْ جَانِبِ الْبَیْتِ، فَبَالَ فِیْھَا۔ فَقُمْتُ مِنَ اللَّیْلِ وَاَنَا عَطْشٰی، فَشَرِبْتُ مَافِی الْفَخَّارَۃِ وَ اَنَا لَا اَشْعُرُ۔ فَلَمَّا اَصْبَحَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ: یَا اُمَّ اَیْمَنَ! قُوْمِیْ اِلٰی تِلْکَ الْفَخَّارَۃِ! فَاَھْرِیْقِیْ مَافِیْھَا! قُلْتُ: قَدْ وَاللّٰہِ! شَرِبْتُ مَافِیْھَا۔ قَالَتْ: فَضَحِکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی علیہ وآلہٖ وَسَلَّمَ حَتّٰی بَدَتْ

نَوَاجِذُهٗ، ثُمَّ قَالَ: اَمَا اِنَّهٗ لَا یَفْجَعُ بَطْنُكِ اَبَدًا! "

(۱)

"ہمیں احمد بن کامل القاضی نے خبر دی، انہوں نے کہا ہم سے عبداللہ بن رَوح المدائنی نے حدیث بیان کی۔ انہوں نے کہا ہم سے شَبابہ نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے ابو مالک نَخعی نے بیان کیا۔ انہوں نے اَسود بن قیس سے، اُنہوں نے نُبیح العَنَزی سے، اور انہوں نے حضرت اُمّ اَیمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی، فرماتی ہیں کہ :

نبیِّ پاک صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم رات کے وقت گھر کے کونے میں ایک مٹّی کے برتن کی طرف اُٹھ کر تشریف لائے، تو اس میں پیشاب فرمایا۔ بعد ازاں رات کو مَیں اٹھی اور مَیں پیاسی تھی، تو جو کچھ برتن میں تھا میں نے اسے بے خبری میں پی لیا۔ صبح کے وقت نبیِّ اکرم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے اِرشاد فرمایا :

---

(۱) "الصحیح المستدرك علی الصحیحین": الحاکم "کتاب معرفة الصحابة، ذکرام ایمن مولاة رسول اللہ ﷺ وحاضنته' شرب ام ایمن بوله واثره" (۴/۶۳، ۶۴)، طبع دار الکتاب العربی، بیروت.

اُے اُمِّ اُیمَن! رضی اللہ تعالیٰ عنہا اٹھ کر مٹّی کے برتن
کی طرف جاؤ! اور جو کچھ اس میں ہوا سے بہادو! مَیں نے
عرض کیا: اللہ کی قسم! جو کچھ اس میں تھا میں نے اسے
پی لیا ہے۔ کہتی ہیں تو رسُول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ
وسلّم ہَنس پڑے یہاں تک کہ آپ کی داڑھیں ظاہر ہو
گئیں۔ پھر ارشاد فرمایا: خبر دار! بے شک تمہارے
پیٹ میں کبھی تکلیف نہ ہو گی!"

حدیث

﴿۱۲﴾

امام، حافظ، حسن بن سفیان نے اپنے "مُسند" میں اپنی سند کے ساتھ "ابو مالک النخعی" کی حدیث کو روایت کیا کہ:

"عَنِ الْاَسودِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ نُبَيْحٍ الْعَنَزِيِّ، عَنْ اُمِّ اَيْمَنَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعالٰى عَنهُمَا، قَالَتْ: قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ اِلٰى فَخَّارَةٍ فِيْ جَانِبِ الْبَيْتِ، فَبَالَ فِيْهَا۔ فَقُمْتُ مِنَ اللَّيْلِ وَ اَنَا عَطْشَانَةٌ۔ فَشَرِبْتُ مَا فِيْهَا وَ اَنَا لَا اَشْعُرُ۔ فَلَمَّا اَصْبَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ، قَالَ: يَا اُمَّ اَيْمَنَ! قُوْمِيْ! فَاَهْرِيْقِيْ مَا فِيْ تِلْكَ الْفَخَّارَةِ! قُلْتُ: قَدْ وَاللّٰهِ! شَرِبْتُ مَا فِيْهَا۔ قَالَتْ: فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ۔ ثُمَّ قَالَ: اَمَا وَاللّٰهِ! اِنَّهٗ لَا يَتَجَعَنَّ بَطْنُكِ اَبَدًا! " (۱)

---

(۱) "تلخيص الحبير فى تخريج احاديث الرافعى الكبير": العسقلانى "كتاب الطهارة، باب بيان النجاسات والماء النجس، حديث: ۲۰" (۱/۳۱)، طبع المكتبة الاثرية، سانگله هل.

"انہوں نے اُسود بن قیس سے، انہوں نے نبیح العَنَزی سے، اور انہوں نے حضرت اُمّ ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا، فرماتی ہیں کہ :

ایک رات حضرت رسُولُ اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وَسلّمَ گھر کے کونے میں پڑے ایک مٹّی کے برتن کے پاس اٹھ کے تشریف لائے، اور اس میں پیشاب فرمایا۔ رات کو میں اٹھی، اور مجھے پیاس لگی ہوئی تھی، تو مَیں نے بے خبری میں جو کچھ اس میں تھا اسے پی لیا۔ جب صبح ہوئی تو نبیِّ کریم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا : اے اُمّ اَیمَن! رضی اللہ تعالیٰ عنہما اُٹھو! اور جو کچھ اس مٹّی کے برتن میں ہے اسے بہادو! میں نے عرض کیا : واللہ! جو کچھ اس میں تھا وہ تو میں نے پی لیا ہے۔ کہتی ہیں یہ سن کر حضور نبیِّ کریم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وَسَلّمَ اتنا ہنسے کہ آپ کی مبارک داڑھیں کھل گئیں۔ پھر فرمایا : خبردار! خدا کی قسم! اس میں شک نہیں کہ آئندہ کبھی بھی تمہارے پیٹ میں تکلیف نہ ہوگی!"

ابو مالک نخعی تک حسن بن سفیان کی سند یہ ہے:

"حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ بَهْلُوْلٍ، ثنا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ، ثَنَا عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ حُسَيْنٍ اَبُوْ مَالِكٍ النَّخْعِيِّ۔" (١)

"ہم سے اسحاق بن بہلول نے حدیث بیان کی، انہوں نے کہا ہم سے شَبابَہ بن سَوَّار نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے عبدُ الملِک بن حُسین ابو مالک النَّخَعی نے بیان کیا۔"

(١) "حلية الاولياء، وطبقات الاصفياء": ابو نعيم الاصبهانى "النساء الصحابيات، ام ايمن، ترجمة: ١۴٧" (٢/٦٧)، طبع دار الفكر، بيروت.

حدیث

﴿۱۳﴾

حافظ، امام، ابُواحمد، الحسن بن محمّد بن عبدُاللہ، العَسکری نے اپنی سند کے ساتھ "ابُو مالک نَخعی" سے روایت کیا:

"عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَیْسٍ، عَنْ نُبَیْحٍ الْعَنَزِیِّ، عَنْ اُمِّ اَیْمَنَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا قَالَتْ:

قَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّیْلِ اِلٰی فَخَّارَۃٍ فِیْ جَانِبِ الْبَیْتِ، فَبَالَ فِیْھَا۔ فَقُمْتُ مِنَ اللَّیْلِ وَ اَنَا عَطْشَانَۃٌ۔ فَشَرِبْتُ مَافِیْھَا وَ اَنَا لَا اَشْعُرُ۔ فَلَمَّا اَصْبَحَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ: یَا اُمَّ اَیْمَنَ! قُوْمِیْ! فَاَھْرِیْقِیْ مَافِیْ تِلْكَ الْفَخَّارَۃِ! قُلْتُ: قَدْ وَاللّٰہِ شَرِبْتُ مَافِیْھَا۔ قَالَتْ: فَضَحِكَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ حَتّٰی بَدَتْ نَوَاجِذُہٗ۔ ثُمَّ قَالَ: لَنْ تَشْتَکِیَ بَطْنَكِ!" (۱)

---

(۱) "تلخیص الحبیرفی تخریج الرافعی الکبیر": العسقلانی "کتاب الطھارۃ، باب بیان النجاسات والماء النجس، حدیث: ۲۰" (۳۱/۱)، طبع المکتبۃ الاثریۃ، سانگلہ ھل۔

""وُہ اَسْوَدْ بن قیس سے، وہ نبیح العَنَزی سے، اور وہ حضرت اُمّ ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، فرماتی ہیں کہ :

رسولُ اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وَسَلّمَ ایک رات اٹھے اور گھر میں ایک طرف پڑے ہوئے مٹّی کے برتن کے پاس تشریف لائے، اور اس میں پیشاب فرمایا۔ بعد ازاں رات کو مَیں اٹھی اور مجھے سخت پیاس لگی ہوئی تھی، تو جو کچھ اس برتن میں تھا اسے بے خبری میں مَیں نے پی لیا۔ جس وقت صبح ہوئی تو نبیّ اکرم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وَسَلّم نے ارشاد فرمایا: اے اُمّ اَیمن! رَضی اللہ تعالیٰ عنہما اٹھو! اور جو کچھ اس مٹّی کے برتن میں ہے اسے بہادو! مَیں نے عرض کیا وَاللہ! برتن میں جو کچھ تھا اسے تو مَیں نے پی لیا ہے۔ کہتی ہیں یہ سُن کر حضور نبیّ پاک صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسَلّمَ ہنسنے لگے یہاں تک کہ آپ کی دَاڑھیں ظاہر ہو گئیں۔ اِس کے بعد ارشاد فرمایا: آئندہ کبھی بھی تمہارے پیٹ میں بیماری نہ ہو گی! "

حدیث

﴿١٤﴾

امام، حافظ، ابُو نُعَیم، احمد بن عبدُاللہ الاصبہانی نے فرمایا:

"حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اِسْحَاقَ، ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِی شَيْبَةَ، قَالَ ثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ، قَالَ ثَنَا اَبُوْ مَالِكٍ النَّخْعِيُّ، عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ نُبَيْحٍ الْعَنَزِيِّ، عَنْ اُمِّ اَيْمَنَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَتْ:

قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ اِلٰى فَخَّارَةٍ فِیْ جَانِبِ الْبَيْتِ، فَبَالَ فِيْهَا۔ فَقُمْتُ مِنَ اللَّيْلِ وَاَنَا عَطْشَانَةٌ، فَشَرِبْتُ مَا فِيْهَا وَ اَنَا لَا اَشْعُرُ۔ فَلَمَّا اَصْبَحَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ: يَااُمَّ اَيْمَنَ! قُوْمِیْ! فَاَهْرِيْقِیْ مَا فِیْ تِلْكَ الْفَخَّارَةِ! قُلْتُ: قَدْ وَاللّٰهِ! شَرِبْتُ مَا فِيْهَا۔ قَالَتْ: فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ۔ ثُمَّ قَالَ: اَمَا اِنَّكِ لَا تَتَّجِعِيْنَ بَطْنَكِ اَبَدًا! "(١)

(١) "دلائل النبوة": ابونعيم الاصبهانى "الفصل السابع والعشرون" (٢/٣٨٠،٣٨١)، طبع دار الباز، مكة المكرمة.

"ہم سے احمد بن سُلَیمان نے حدیث بیان کی، انہوں نے کہا ہم سے حسن بن اسحاق نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے شَبَابَہ بن سَوَّار نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے ابو مالک نخعی نے بیان کیا، انہوں نے اَسْوَد بن قیس سے، اُنہوں نے نبیح الْعَنَزِی سے، اور انہوں نے حضرت اُمِّ اَیْمَن رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا، انہوں نے فرمایا کہ:

ایک رات رسُولُ اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسَلَّم اٹھ کر گھر کی ایک طرف پڑے ہوئے مٹّی کے ایک برتن کے پاس تشریف لائے، اور اس میں پیشاب فرمایا۔ پھر رات کو میں اٹھی اور مجھے پیاس لگی ہوئی تھی، تو جو کچھ اس میں تھا میں نے بے شُعُوری میں اسے پی لیا۔ تو جب صبح ہوئی تو نبیِّ اکرم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: اے اُمِّ اَیْمَن! اٹھو! اور جو کچھ اس برتن میں ہے اسے بہادو! میں نے عرض کیا: اللہ کی قسم! جو کچھ اس برتن میں تھا اسے میں نے پی لیا ہے۔

کہتی ہیں: تو رسولُ اللہ صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم ہنسنے لگے یہاں تک کہ آپ کی ڈاڑھیں ظاہر ہو گئیں۔ پھر ارشاد فرمایا: خبردار! آئندہ کبھی بھی تمہارے پیٹ میں بیماری نہ ہو گی!"

﴿۱۵﴾

امام، حافظ، ابو نُعیم، احمد بن عبد اللہ، الاصبہانی نے فرمایا:

"حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمْرِو بْنُ حَمْدَانَ، ثَنَا الْحَسَنُ ابْنُ سُفْيَانَ، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ بَهْلُوْلٍ، ثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ، ثَنَا عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ حُسَيْنٍ اَبُوْمَالِكٍ النَّخْعِيُّ، عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ نُبَيْحٍ الْعَنَزِيِّ، عَنْ اُمِّ اَيْمَنَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَتْ:

بَاتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فِى الْبَيْتِ، فَقَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَبَالَ فِيْ فَخَّارَةٍ۔ فَقُمْتُ وَاَنَا عَطْشٰى، لَمْ اَشْعُرْ مَا فِى الْفَخَّارَةِ؟ فَشَرِبْتُ مَا فِيْهَا۔ فَلَمَّا اَصْبَحْنَا قَالَ لِىْ: يَا اُمَّ اَيْمَنَ! اَهْرِيْقِىْ مَا فِى الْفَخَّارَةِ! قُلْتُ: وَالَّذِىْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ شَرِبْتُ مَا فِيْهَا۔ فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ۔ ثُمَّ قَالَ: اَمَا اِنَّهٗ لَا يَتَّجِعَنَّ بَطْنُكِ اَبَدًا! " (۱)

---

(۱) "حلية الاولياء، وطبقات الاصفياء": ابو نعيم الاصبهانی "النساء الصحابيات، ام ايمن، ترجمة: ۱۴۷" (۲/۶۷)، طبع دار الفكر، بيروت.

"ہم سے ابُو عَمرو بن حَمْدَان نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے حَسن بن سُفیان نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے اِسحاق بن بُہلول نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے شَبابَہ بن سَوَّار نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے عبدُ المَلِک بن حُسَین ابُو مالک النَّخعی نے بیان کیا، وہ اَسْوَد بن قَیس سے، وہ نُبیح العَنَزِی سے، اور وہ حضرت اُمِّ اَیمن رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، فرماتی ہیں کہ:

"رَسُولُ اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلِہٖ وَسَلَّمَ نے گھر میں رات گزاری، تو رات کو اٹھ کر ایک مٹّی کے برتن میں پیشاب فرمایا۔ پھر میں اٹھی اور مجھے سخت پیاس لگی ہوئی تھی۔ میں نے نہ سمجھا کہ مٹّی کے بَرتن میں کیا ہے؟ تو میں نے جو کچھ اس میں تھا پی لیا۔ تو عَلَی الصَّبَاح سَرکار صلّی اللہ تعَالیٰ علیہ وآلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے فرمایا: اے اُمِّ اَیمَن! جو کچھ اس برتن میں ہے اسے بہادو! میں نے عرض کیا: قسَم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حَقّ کے ساتھ مبعوث فرمایا! جو کچھ برتن میں تھا اسے میں نے پی لیا ہے۔ تو رَسُولُ اللہ صلّی اللہ تعَالیٰ عَلَیْہٖ وآلِہٖ

وسلم اتنا ہنسے کہ آپ کی مُبارک ڈاڑھیں ظاہر ہو گئیں۔
پھر ارشاد فرمایا: خبردار! بے شک تمہارے پیٹ میں
کبھی بھی بیماری نہ ہو گی!"

حدیث

﴿۱٦﴾

امام، حافظ، ابو القاسم، سُلیمان بن احمد، الطّبرانی نے فرمایا:

"حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْحَاقَ التُّسْتَرِيُّ، ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، ثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ، حَدَّثَنِي أَبُوْ مَالِكٍ النَّخْعِيُّ، عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ نُبَيْحٍ الْعَنَزِيِّ، عَنْ أُمِّ أَيْمَنَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا، قَالَتْ:

قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ إِلٰى فَخَّارَةٍ فِيْ جَانِبِ الْبَيْتِ، فَبَالَ فِيْهَا۔ فَقُمْتُ مِنَ اللَّيْلِ وَ أَنَا عَطْشَانَةٌ، فَشَرِبْتُ مَافِيْهَا وَأَنَا لَا أَشْعُرُ۔ فَلَمَّا أَصْبَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ، قَالَ: يَا أُمَّ أَيْمَنَ! قُوْمِيْ! فَأَهْرِيْقِيْ مَا فِيْ تِلْكَ الْفَخَّارَةِ! قُلْتُ: قَدْ وَاللّٰهِ شَرِبْتُ مَا فِيْهَا۔ قَالَتْ: فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ۔ ثُمَّ قَالَ: أَمَا إِنَّكِ لَا تَتَّجِعِيْنَ بَطْنَكِ أَبَدًا! " (۱)

---

(۱) "المعجم الكبير": الطبرانى "النساء، ام ايمن، ما اسندت ام ايمن، حديث: ۲۳۰" (۲۵/۸۹، ۹۰)، طبع مكتبة ابن تيمية، القاهرة.

"ہم سے حُسین بن اسحاق التَّستری نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے شَبَابَہ بن سَوَّار نے بیان کیا، انہوں نے کہا مجھ سے ابو مالک النَّخعی نے بیان کیا، وہ اَسْوَد بن قَیس سے، وُہ نبیح الْعَنَزی سے، اور وہ حضرت اُمّ اَیمَن رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا:

"ایک رات جناب رسُولُ اللہ صَلّی اللہُ تَعَالیٰ علیہ واٰلِہٖ وَسلّمَ اٹھ کر گھر میں ایک طرف پڑے ہوئے ایک مٹّی کے برتن کے پاس تشریف لائے، اور اس میں پیشاب فرمایا۔ پھر رات کے وقت مَیں اٹھی اور مجھے سخت پیاس لگی ہوئی تھی، تو مَیں نے جو کچھ اس میں تھا بے خبری میں اسے پی لیا۔ جب صبح ہوئی تو نبیّ کریم صلّی اللہُ تَعَالیٰ عَلیہ واٰلِہٖ وَسَلّمَ نے فرمایا: اے اُمّ اَیمَن! اُٹھو! اور جو کچھ اس مٹّی کے برتن میں ہے اسے بہادو! میں نے عرض کیا: اللہ کی قسم! جو کچھ برتن میں تھا اسے میں نے پی لیا ہے۔ کہتی ہیں تو رسُولُ اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلِہٖ وَسَلّمَ اتنا ہنسے کہ آپ کی مُبارک ڈاڑھیں کھُل گئیں۔

پھر حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا:
خبر دار! آئندہ تُمہارے پیٹ میں کبھی تکلیف نہ ہو گی!"

حدیث

﴿۱۷﴾

حافظ، ابُو عَلی، سعید بن عثمان بن اَلسَّکَن کی حدیث کو نقل کرتے ہوئے امام، حافظ، ابوالفضل، احمد بن حجر، العَسقلانی نے فرمایا:

"وَاَخرَجَ ابْنُ السَّکَنِ مِنْ طَرِیْقِ عَبْدِالْمَلِكِ ابْنِ حُسَیْنٍ، عَنْ نَافِعِ بْنِ عَطَآءٍ، عَنِ الْوَلِیْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ، عَنْ اُمِّ اَیْمَنَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا، قَالَتْ:

کَانَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَخَّارَةٌ یَبُوْلُ فِیْهَا بِاللَّیْلِ۔ فَکُنْتُ اِذَا اَصْبَحْتُ صَبَبْتُهَا۔ فَنِمْتُ لَیْلَةً وَ اَنَا عَطْشَانَةٌ، فَغَلَطْتُ فَشَرِبْتُهَا۔ فَذَکَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ۔ فَقَالَ: اِنَّكِ لَاتَشْتَکِیْ بَطْنَكِ بَعْدَ یَوْمِكِ هٰذَا!" (۱)

"ابنُ السَّکَن نے اپنی سَند کے ساتھ بطریقِ

---

(۱) "الاصابة فی معرفة الصحابة": العسقلانی "کتاب النساء، فصل فیمن عرف بالکنیة من النساء، حرف الالف، القسم الاول، ام ایمن مولاة النبیﷺ وحاضنته، ترجمة: ۱۱۴۵" (۴/۴۳۳)، طبع مکتبة المثنی، بغداد.

عَبدؐ الملک بن حسین روایت کیا، انہوں نے نافع بن عطاء سے، انہوں نے ولید بن عبدالرّحمٰن سے، اور انہوں نے حضرت اُمّ اَیمَن رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا، آپ نے فرمایا کہ :

نبیِّ پاک صلّی اللہ تعالیٰ عَلَیہِ واٰلِہٖ وَسَلّم کے یہاں ایک مٹّی کا برتن تھا؛ جس میں حضوٗر رات کو پیشاب فرمایا کرتے۔ تو جب صبح ہوتی تو میں اسے گرادیا کرتی۔ ایک رات میں سوئی اور مجھے سخت پیاس لگی ہوئی تھی، تو میں نے اٹھ کر غلطی سے اسے پی لیا۔ پھر میں نے اس کا ذکر نبیِّ اَکرم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلِہٖ وَسَلّم سے کیا۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا: اس میں کچھ شک نہیں کہ آج کے بعد کبھی بھی تمہارے پیٹ میں بیماری نہ ہوگی!"

حدیث

﴿۱۸﴾

امام، حافظ، ابو نُعَیم، احمد بن عبد اللہ، الاَصبہانی نے فرمایا:

"حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَارُوْنَ، ثَنَا مُوْسٰى بْنُ هَارُوْنَ، قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ النُّعْمَانِ الْمِنقَرِيُّ، قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ، قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبِيْ، عَنْ ثُمَامَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ، قَالَ:

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فَيُطِيْلُ الْقِيَامَ۔ وَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ بَالَ فِيْ بِئْرٍ فِيْ دَارِهٖ۔ قَالَ: فَلَمْ يَكُنْ فِي الْمَدِيْنَةِ بِئْرٌ اَعْذَبَ مِنْهَا۔ قَالَ: وَكَانُوا إِذَا حَضَرُوْا اَسْتَعْذَبَ لَهُمْ مِنْهَا۔ وَكَانَتْ تُسَمّٰى فِي الْجَاهِلِيَّةِ "الْبَرُوْدَ"۔" (۱)

"ہم سے علی بن ہارون نے حدیث بیان کی، انہوں نے کہا ہم سے موسیٰ بن ہارون نے بیان کیا،

(۱) "دلائل النبوة": ابونعيم الاصبهانی "الفصل الثانی والعشرون" (۲/۳۸۱)، طبع دار الباز، مكة المكرمة.

انہوں نے کہا ہم سے عبید اللہ بن نعمان المنقری نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے محمدّ بن عبداللہ الانصاری نے بیان کیا، وُہ کہتے ہیں مجھ سے میرے والد نے بیان کیا، وہ ثمامہ سے راوی، اور وہ حضرت اَنَس رَضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ :

رَسولُ اللہ صَلّی اللّٰہُ تعَالیٰ عَلَیہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمْ نماز پڑھتے تو دیر تک قیام فرماتے۔ اور نبیّ کریم صلّی اللہ تعالیٰ عَلیہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ان کے گھر کے اندر ایک کنوئیں میں پیشاب فرمایا۔ حضرت اَنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد ٹھنڈے میٹھے خوشگوار پانی میں اس کنوئیں سے بڑھ کر پورے مدینہ میں کوئی کنواں نہ رہا۔ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام جب ہمارے گھر تشریف لاتے تو میں اس کنوئیں کے خنک وشیریں پانی سے ان کی تواضع کرتا۔ زمانۂ جاہلیت میں اسے ٹھنڈے پانی والا کنواں کہا جاتا تھا۔"

حدیث

﴿۱۹﴾

حافظ، علامہ، ابوبکر، احمد بن علی، الخطیب البغدادی نے "رُوَاةُ مَالِك" میں اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر بن عبداللہ الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا، آپ نے فرمایا:

"رَأَيْتُ مِن رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالىٰ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةَ اَشْيَآءَ، لَوْلَمْ يَاْتِ بِالْقُرْآنِ لَاٰمَنْتُ بِهٖ۔ تَصَحَّرْنَا فِىْ جَبَانَةٍ تَنْقَطِعُ الطُّرُقُ دُوْنَهَا۔ فَاَخَذَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالىٰ عَلَيْهِ وَآلهٖ وَسَلَّمَ الْوُضُوْٓءَ، وَرَأٰى نَخْلَتَيْنِ مُتَفَرِّقَتَيْنِ۔ فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالىٰ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: يَاجَابِرُ! اِذْهَبْ اِلَيْهِمَا! فَقُلْ لَهُمَا اجْتَمِعَتَا! فَاجْتَمَعَتَا حَتّٰى كَاَنَّهُمَا اَصْلٌ وَّاحِدٌ۔ فَتَوَضَّاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالىٰ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ، فَبَادَرْتُهٗ بِالْمَاءِ۔ وَقُلْتُ لَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ يُّطْلِعَنِىْ عَلٰى مَاخَرَجَ مِنْ جَوْفِهٖ، فَاٰكُلُهٗ، فَرَاَيْتُ الْاَرْضَ بَيْضَآءَ۔ فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالىٰ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ! اَمَا كُنْتَ تَوَضَّأْتَ؟ قَالَ: بَلىٰ! وَلٰكِنَّا مَعْشَرَ النَّبِيِّيْنَ اُمِرَتِ الْاَرْضُ اَنْ تُوَارِىَ مَايَخْرُجُ مِنَّا

مِنَ الْغَائِطِ وَالْبَوْلِ۔ ثُمَّ افْتَرَقَتِ النَّخْلَتَانِ۔ فَبَيْنَا نَسِيْرُ اِذْ اَقْبَلَتْ حَيَّةٌ سَوْدَاءُ ثُعْبَانٌ ذَكَرٌ، فوضعت رَاْسَهَا فِىْ اُذُنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْه وَآلِه وَسَلَّمَ، وَوَضَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْه وَآلِه وَسَلَّم فَمَهٗ عَلٰى اُذُنِهَا، فَنَا جَاهَا۔ ثُمَّ لَكَانَّمَا الْاَرْض ابْتَلَعَتْهَا۔ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِه وَسَلَّمَ! لَقَدْ اَشْفَقنَا عَلَيْكَ۔ قَالَ هٰذَا وَفدُ الْجِنِّ، نَسُوْا سُوْرَةً، فَاَرْسَلُوْهُ اِلَيَّ فَفَتَحْتُ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنَ۔ ثُمَّ انْتَهَيْنَا اِلٰى قَرْيَةٍ۔ فَخَرَجَ اِلَيْنَا فِئَامٌ مِّنَ النَّاسِ مَعَ جَارِيَةٍ كَاَنَّهَا فُلْقَةُ الْقَمَرِ جِيْنَ تَمَحّٰى عَنْهُ السَّحابُ، حَسْنَاءَ مَجْنُوْنَةٍ۔ فَقَالَ اَهْلُهَا: احْتَسِبْ فِيْهَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيهِ وَآلِه وَسَلَّمَ! فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْه وَآلِه وَسَلَّمَ! وَقَالَ: لِجِنِّيِّهَا وَيْحَكَ! اَنَا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِه وَسَلَّمَ! خَلِّ عَنْهَا! فَتَنَقَّبَتْ، وَاسْتَحْيَتْ وَرَجَعَتْ صَحِيْحَةً۔"(١)

(١) "الخصائص الكبرى": السيوطى "ذكر المعجزات التى وقعت عند وفادة الوفود، باب ماوقع فى وفد الجن" (٣٠/٢)، طبع المكتبة النورية الرضوية، لائلپور.

رَسُول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم سے میں
نے تین چیزیں ایسی دیکھی ہیں کہ اگر آپ قرآن کو لے
کر نہ آتے تو میں پھر بھی حضور پہ ایمان لے آتا۔ ہم ایک
بے درخت، بلند و ہموار زمین میں جنگل کی طرف اتنی دور
تک چلے گئے کہ راستے اس سے پہلے ہی مُنقطع ہو جاتے
ہیں۔ تو رسُول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے وضو
کے لئے پانی لیا، اور دو علیٰحدہ علیٰحدہ کھجور کے درخت
دیکھے۔ تو نبیِّ پاک صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے
فرمایا: اے جابر! ان دونوں کے پاس جاؤ! اور ان سے
کہو: دونوں اکٹھے ہو جائیں! چنانچہ وہ دونوں اس طرح
اکٹھے ہو گئے گویا کہ ایک ہی مُنڈھ کی دو شاخیں ہیں۔ تو
رَسُول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے وضو فرمانا
چاہا، تو میں جلد جلد آپ کے پاس پانی لے کر حاضر ہو
گیا۔ اور میں نے (دل میں) کہا: جو کچھ (پاخانہ مبارک)
آپ کے پیٹ سے نکلا ہو شاید اللہ تعالیٰ مجھے اس پر مُطّلع
فرما دے تو میں اسے کھا لوں۔ تو میں نے (قضائے
حاجتِ نبوی کی) زمین کو صاف پایا۔ تو میں نے عرض

کیا : یَارَسُولَ اللہ! صَلَّی اللہ تعَالٰی علیہ واٰلہٖ وَسَلَّمَ! (آپ نے قضائے حاجت نہیں فرمائی، اور وُضو کر لیا) کیا پہلے حضور نے وضو کیا ہوا نہ تھا؟ آپ نے فرمایا: ہاں! کیوں نہیں؟ (ہم نے قضائے حاجت کر لی ہے) اور لیکن ہم گروہِ انبیاء عَلٰی نَبِیِّنَا وَ عَلَیْھِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ (کے پیٹ) سے جو پیشاب وپاخانہ نکلے، زمین کو حکم دیا گیا ہے کہ اسے چھپا لیا کرے۔ پھر کھجور کے دونوں درخت علیٰحدہ علیٰحدہ ہو گئے۔ تو اِس اثناء میں کہ ہم چل رہے تھے ناگہاں ایک سیاہ رنگ کا سانپ جو کہ نَر اژدھا تھا، سامنے آگیا۔ تو اس نے اپنا مُنہ نبیِّ اکرم صَلَّی اللہ تعَالٰی علیہ واٰلہٖ وَسَلَّمَ کے کان مُبارَک میں رکھ دیا، اور نبیِّ اکرم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وَسَلَّمَ نے اپنا دَہنِ اَقدس اس کے کان پہ رکھ دیا۔ پھر حضُور صلّی اللہ تعالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّمَ نے اس کے ساتھ سَرگوشی کی۔ اِس کے بعد (سانپ غائب ہو گیا) ایسا معلوم ہوتا تھا گویا زمین نے اسے نِگل لیا ہو۔ تو میں نے عرض کیا: یَارَسُولَ اللہ! صلّی اللہ تعَالٰی علیہ واٰلہٖ وَسَلَّم! ہم آپ کے بارے میں خوفزدہ ہو گئے ہیں۔

آپ نے فرمایا یہ جِنّوں کا نمائندہ تھا، وہ ایک سُورت کو بھول گئے تو اُنہوں نے اسے میرے پاس بھیجا۔ چنانچہ میں نے انہیں قرآن سکھایا۔ پھر ہم ایک بستی کے پاس پہنچے، تو لوگوں کی ایک جماعت ایک حَسِین و مَجْنُون نوجوان لڑکی کے ہمراہ ہمارے پاس آئی۔ وہ لڑکی گویا چاند کا ٹکڑا تھی، جس سے بادل چھَٹ گئے ہوں۔ تو اس کے گھر والوں نے عرض کیا: یارَسُولَ اللہ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی علیہ واٰلِہٖ وَسَلَّم! اسے تندرستی دِلا کر ثواب حاصل کیجئے! تو رَسُولُ اللہ صلّی اللہ تعالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے دُعا فرمائی، اور اس کے (اندر اثر اَنْدَاز ہونے والے) جن سے فرمایا: ہلاکت تیرے لئے! مَیں اللہ کا رَسُول مُحَمَّد صلّی اللہ تعالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم ہوں۔ اسے چھوڑ دے! تو لڑکی (فوراً تندرُست ہو گئی اور اس) نے اپنے اوپر نقاب ڈالا، اور حَیا کرنے لگی، اور شفایاب ہو کر واپس لوٹ گئی۔"

کتابیـــــــــــــــــــــــــات

(مراجع ومآخذ)

اسماء کتب ومصنفین

۱. الاستیعاب فی معرفة الاصحاب.

ابو عمر، یوسف بن عبداللّٰہ بن عبدالبر، النمری، القرطبی، المتوفیٰ سنہ ۴۶۳ھ

۲. اسد الغابة فی معرفة الصحابة.

ابوالحسن، عزالدین، علی بن محمد، ابن الاثیر، الجزری، المتوفیٰ سنہ ۶۳۰ھ

۳. الاصابة فی معرفة الصحابة.

ابوالفضل، احمد بن علی بن حجر، العسقلانی، المتوفیٰ سنہ ۸۵۴ھ

۴. البدایة والنھایة.

ابوالفداء، اسماعیل بن عمر بن کثیر، الدمشقی، المتوفیٰ سنہ ۷۷۴ھ

۵. تلخیص الحبیر فی تخریج احادیث الرافعی الکبیر.

ابو الفضل، احمد بن علی بن حجر، العسقلانی، المتوفیٰ سنہ ۸۵۴ھ

۶. جمع الوسائل فی شرح الشمائل.

علی بن سلطان محمد القاری، الھروی، المکی، المتوفیٰ سنہ ۱۰۱۴ھ

۷. حلیة الاولیاء وطبقات الاصفیاء.

ابونعیم، احمد بن عبداللّٰہ الاصبھانی، المتوفیٰ سنہ ۴۳۰ھ

۸. الخصائص الکبریٰ.

جلال الدین، عبدالرحمن بن ابی بکر، السیوطی، المتوفیٰ سنہ ۹۱۱ھ

۹. دلائل النبوة.

ابونعیم، احمد بن عبداللّٰہ الاصبھانی، المتوفیٰ سنہ ۴۳۰ھ

۱۰. السنن الکبریٰ.

ابوبکر، احمد بن الحسین، البیھقی، المتوفیٰ سنہ ۴۵۸ھ

۱۱. الصحیح المستدرک علی الصحیحین.

ابوعبداللّٰہ، محمد بن عبداللّٰہ، الحاکم، النیسابوری، المتوفیٰ سنہ ۴۰۵ھ

۱۲. المعجم الکبیر.

ابوالقاسم، سلیمان بن احمد بن ایوب، اللخمی، الطبرانی، سنہ ۳۶۰ھ

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

اظہار تشکر

بیلنگ سرجیکل کارپوریشن، سیالکوٹ
اور
عطّار جیولرز، سیالکوٹ والوں نے

محض حِسْبَۃً للہ، خالص دینی جذبے سے سرشار ہوکر، حضرات شہداءِ کربلا رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ایصالِ ثواب کی خاطر، اس کتاب کی طباعت کے تمام اخراجات برداشت کئے۔ اگر یہ حضرات اپنا دستِ تعاون آگے نہ بڑھاتے تو شاید اس کتاب کے مَنظرِ عام پر آنے کا خواب ابھی شرمندۂ تعبیر نہ ہوتا۔ اس خصوصی تعاون پر ہم نہایت شکر گُذار ہیں۔

فَجَزَاهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی اَحْسَنَ الْجَزَآء.

اللہ تعالیٰ اپنے حبیب صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم کے وسیلہ سے یہ دینی خدمت قبول فرماتے ہوئے انہیں برکاتِ دارین سے نوازے! دنیا میں دینی جذبے میں ترقّی، اور آخرت میں حضور شفیعُ المذنبین علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شفاعت سے بہرہ وَر فرمائے! آمین

دُعاگو: (مُفتی) محمّد اشرف القادری

اہلِ سُنّت اکیڈمی خانقاہِ قادریّہ عالیّہ، نیک آباد، گجرات

۱۷ ماہ محرم الحرام ۱۴۲۱ھ